مطالعہ حدیث کورس

ناپسندیدہ اخلاق

www.KitaboSunnat.com

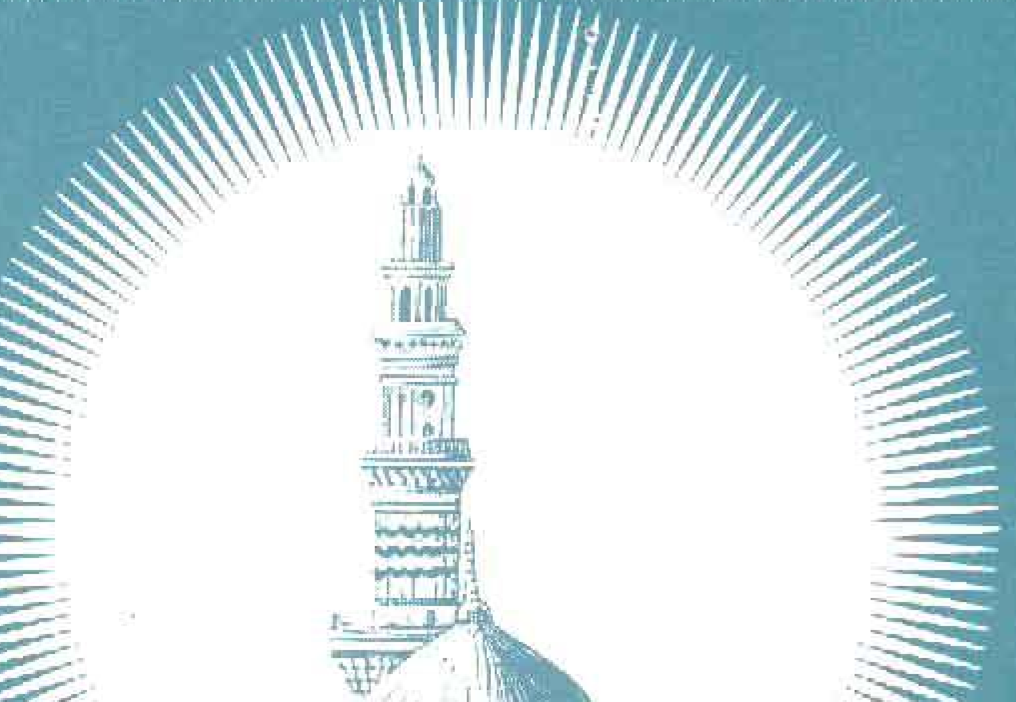

15

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مطالعہ حدیث - (خط و کتابت کورس)

یونٹ (15) ناپسندیدہ اخلاق

شعبہ اسلامی خط و کتابت کورسز

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

پوسٹ بکس نمبر 1485 اسلام آباد

فون: 9261751-54

فیکس: 261648, 250821

ای میل: dawah@isb.compol.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کورس	....	مطالعہ حدیث
یونٹ نمبر	....	15
مؤلف	....	مولانا حبیب الرحمان
ناشر	....	دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، پاکستان
مطبع	....	ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد
سن اشاعت	....	2000ء-1421ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ نمبر
پیش لفظ	
تعارف	۷
آیات قرآنی	۸
تکبر اور غرور	۸
احادیث نبوی	۹
تکبر کا انجام	۹
لباس اور رہائش میں زیب وزینت تکبر نہیں ہے	۱۲
جھوٹ اور اس کا انجام	۱۲
جھوٹا خواب بیان کرنا	۱۳
بلا تحقیق بات کہنے کی ممانعت	۱۴
احسان جتلانے کی ممانعت	۱۵
کسی مسلمان کی مصیبت پر خوشی منانے کی مذمت	۱۶
خود پسندی	۱۶
خود پسندی سے بچنے کا طریقہ	۱۷
خود پسندی سے بچنے کے لیے اللہ سے مدد طلب کرنا	۱۸
شہرت پسندی	۱۸
نوحہ کرنا	۱۹
نوحہ کرنے اور دل کے غم میں فرق	۲۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخل اور تنگ دلی	۲۱
حرص	۲۱
تصنع اور نقالی	۲۲
اسراف اور تعیش	۲۳
دولت اور پراگندہ حالی...... ناشکری ہی کی ایک شکل ہے	۲۵
غیر ذمہ دارانہ باتیں	۲۵
بے مروتی کا جواب بے مروتی نہیں ہے	۲۶
زبان و شرمگاہ کی حفاظت	۲۶
خلاصہ	۲۸
فہرست مراجع	۳۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

انیسویں اور بیسویں صدی میں غیر مسلم اور مسلم مستشرقین کے ذہن جن بنیادی مسائل کے حل میں مصروف رہے ان میں حدیث کی تاریخی اور تشریعی حیثیت بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ان کی یہ دلچسپی ایک لحاظ سے ان کے پیش رو مستشرقین کی سرگرمیوں میں اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔اب تحقیق کا موضوع سابقہ محققین کی طرح شخصیت اور ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی' غزوات اور سیاسی اصلاحات کے بارے میں سوالات اٹھانا اور شکوک و شبہات کو پیدا کرنا نہ رہا بلکہ اب خود حدیث' اس کی جمع و تدوین ' اس کی ثقاہت اور تاریخی و تشریعی حیثیت کو بنیادی موضوع بنایا گیا چنانچہ Guillau me, Goldzeha اور sehacht نے دین اسلام کے دو بنیادی ماخذ میں سے ایک کو موضوع تحقیق بناتے ہوئے مغربی ذرائع علم اور اپنے زیر تربیت مسلم محققین کو بڑی حد تک یہ بات باور کرادی کہ حدیث کی حیثیت ایک غیر معتبر تاریخی بلکہ قیاسی بیان کی سی ہے' اس میں مختلف محرکات کے سبب تعریفی و تنو صیفی بیانات کو شامل کر لیا گیا ہے اور بہت سی گردش کرنے والی افواہوں کو جگہ دے دی گئی ہے۔ان انتہا پسندانہ تصورات کے ساتھ ساتھ یہ اہتمام بھی کیا گیا ہے کہ بعض اصطلاحات حدیث (مثلاً صحیح' حسن' ضعیف) کا اس طرح ترجمہ کر کے پیش کیا گیا جس سے تاثر بنے کہ احادیث کے مجموعوں میں گویا ہر قسم کی سنی سنائی کہانیاں اور قصے شامل ہیں۔

ان تمام غلط فہمیوں اور بعض اوقات شعوری طور پر گمراہ کرنے کی ان کوششوں سے یہ نتیجہ نکالنا مقصود تھا کہ دینی علوم سے غیر متعارف ذہن اس نہج پر سوچنا شروع کر دیں کہ ایک مسلمان کے لیے زیادہ محفوظ یہی ہے کہ وہ قرآن کریم پر اکتفا کر لے اور حدیث کے معاملہ میں پڑ کر بلاوجہ اپنے آپ کو پریشان نہ کرے۔اسی گمراہ کن طرز عمل کے نتیجہ میں بعض حضرات اپنے آپ کو اہل قرآن کہنے لگے۔

ہمارے خیال میں یہ دین اسلام کی بنیادوں کو نقصان پہنچانے کی ایک سوچی سمجھی حکمت عملی تھی۔ اس غلط فکر کی اصلاح الحمد للہ امت مسلمہ کے اہل علم نے بروقت کی اور اعلیٰ تحقیقی و علمی سطح پر ان شکوک و شبہات کا مدلل' تاریخی اور عقلی جواب فراہم کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوۃ اکیڈمی کی جانب سے مطالعہ حدیث کورس ایک ایسی طالب علمانہ کوشش ہے جس میں مستند اور تحقیقی مواد کو سادہ اور مختصر انداز سے ۲۴ دروس (Units) میں مرتب کیا گیا ہے اس میں جن موضوعات سے بحث کی گئی ہے ان میں :

مفہوم و معنی	مصطلحات
تاریخِ تدوین	عقائد
ارکان اسلام	اخلاقی تعلیمات

وغیرہ شامل ہیں۔

ہماری کوشش ہے کہ ان دروس کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچ سکیں اور مستند اسلامی مآخذ کی مدد سے ان شکوک و شبہات کا ازالہ کریں جو بعض مستشرقین نے پھیلائے ہیں اور علوم حدیث' یا حدیث کے بارے میں مثبت اور مصدقہ معلومات ان طالبان علم تک پہنچائیں جو باقاعدہ دینی مدارس و جامعات میں حدیث کے موضوع پر تعلیم و تحقیق کے لیے وقت نہیں نکال سکتے۔

ان دروس کو معروف و مستند عالم دین مولانا حبیب الرحمٰن ریسرچ فیلو' شریعہ اکیڈمی اسلام آباد نے تحریر کیا ہے۔ تمام دروس پر دعوۃ اکیڈمی کے محققین مولانا رضا احمد صاحب اور مولانا محمد احمد زبیری صاحب نے دیدہ ریزی کے ساتھ نظر ثانی کی ہے اور ان کی اردو ادارت کے فرائض دعوۃ کے ایڈیٹر جناب محمد شاہد رفیع نے انجام دیئے ہیں۔ ان دروس کی تیاری میں شعبہ تحقیق کے سربراہ ڈاکٹر محمد جنید ندوی صاحب کی شبانہ روز محنت یقیناً لائق تحسین ہے۔ ہمیں امید ہے کہ دعوت دین کی یہ کوشش بارگاہ الٰہی میں مقبول ہو گی اور دین کی تعلیم کے فہم میں آسانی پیدا کرے گی۔

ان دروس میں جن موضوعات سے بحث کی گئی ہے ان پر متعلقہ حوالے بھی درج کر دیئے گئے ہیں تاکہ طالبان علم براہ راست ان مصادر کا مطالعہ بھی کر سکیں۔ ہر یونٹ کے ساتھ سوالات بھی درج ہیں جن کے جوابات کو جانچنے کے بعد دعوۃ اکیڈمی کورس مکمل کرنے والوں کو سرٹیفیکیٹ جاری کرے گی۔ اس سلسلہ میں آپ کے مشورے اور تنقید و تبصروں سے ہمیں ان اسباق کو مزید بہتر بنانے میں غیر معمولی امداد ملے گی اس لیے بلا تکلف اپنی رائے' تنقید و مشورے سے ہمیں مطلع کریں۔

پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد

ڈائریکٹر جنرل

دعوۃ اکیڈمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارف

مطالعہ حدیث کورس کا یہ پندرھواں یونٹ ہے اور اس کا موضوع "ناپسندیدہ اخلاق" ہے۔ اس یونٹ میں تکبر و غرور، جھوٹ، بخل، تنگ دلی، خود پسندی، شہرت پسندی، خود غرضی و تصنع اور اسراف و تعیش جیسی خرابیوں اور خطرناک انفرادی اخلاقی امراض کا بیان ہے۔

اگر تساہل و تغافل کی وجہ سے ان برائیوں اور امراض کو پرورش پانے کا موقع مل جائے تو یہ نہایت تباہ کن ثابت ہوتی ہیں۔ تکبر و غرور، خود پسندی اور شہرت پسندی سراسر ایک شیطانی جذبہ ہے جو شخص یا گروہ اس پندار میں مبتلا ہو جائے وہ اللہ تعالیٰ کی ہر تائید سے محروم ہو جاتا ہے اور اسے کبھی راہ راست کی توفیق نہیں ملتی۔

پاکیزہ زندگی اور تعمیر سیرت کے لیے ضروری ہے کہ تکبر و غرور کے بجائے تواضع وانکساری کی صفت پیدا کی جائے۔ تنگ دلی کی بجائے فراخ دلی، بخل کے بجائے فیاضی، تنگ ظرفی کے بجائے وسعت ظرفی، اسراف و تعیش کے بجائے اعتدل اور میانہ روی، شہرت پسندی کے بجائے اخلاص ولِلّٰھیّت کے اوصاف پیدا کیے جائیں، خصوصاً وہ خوش نصیب لوگ جو اللہ کے دین کی خاطر جدو جہد کرتے ہیں اور اسے دنیا میں نافذ کرنے کی سعی کر رہے ہیں، انھیں ان ناپسندیدہ اوصاف سے اپنے آپ کو پاک کرنے کی طرف خاص طور پر متوجہ ہونا چاہیے کیونکہ تعمیر معاشرہ کے لیے تعمیر ذات شرط اول ہے، جو خود نہ سنور سکے وہ دوسروں کو سنوارنے کے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔

اس یونٹ کے مطالعہ سے آپ یہ جان سکیں گے کہ وہ کون سے اوصاف ہیں جن سے مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ بیماری کا علاج کرنے کے ساتھ ساتھ جس طرح بیماری کو فروغ دینے والے اسباب سے پرہیز کرنا بھی ضروری ہوتا ہے اسی طرح پسندیدہ اخلاق کو اپنانے کے ساتھ ساتھ ناپسندیدہ اخلاق سے بچنا بھی نہایت ضروری ہے۔ اس یونٹ میں آپ کو یہی رہنمائی فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ امید ہے کہ آپ کا ان اوصاف کا مطالعہ اپنی زندگی کو ناپسندیدہ اوصاف سے پاک کرنے کے لیے ممد و معاون ثابت ہو گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیات قرآنی :

تکبر اور غرور :

۱۔ قال اللہ تعالی: تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَايُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ (القصص ۲۸ : ۸۳)

''وہ آخرت کا گھر تو ہم ان لوگوں کے لیے مخصوص کر دیں گے جو زمین میں اپنی بڑائی نہیں جتاتے' اور نہ فساد چاہتے ہیں اور انجام کی بھلائی متقین کے لیے ہے۔''

۲۔ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَايُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ (لقمان۳۱ : ۱۸)

''اور لوگوں سے منہ پھیر کر بات نہ کر' نہ زمین میں اکڑ کر چل' اللہ کسی خود پسند اور فخر جتانے والے شخص کو پسند نہیں کرتا۔''

۳۔ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ج اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ○ (بنی اسرائیل ۱۷ : ۳۷)

''زمین میں اکڑ کر نہ چلو' تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو' نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو''۔

مفہوم :

ا۔ تکبر اپنے آپ کو بڑا سمجھنے' حق کے مقابلہ میں اترانے اور لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔ گھمنڈ اور غرور کی وجہ سے متکبر کبھی راہ راست نہیں پا سکتا کیونکہ وہ حق اور سچائی کے مقابلہ میں اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے اور حق کے سامنے اس کی گردن کبھی نہیں جھکتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث نبوی

تکبر کا انجام:

۱۔ عن سلمة بن الاکوع رضی الله عنه ان رجلا أكل عند رسول اللهﷺ بشماله فقال: كل بيمينك قال: لا استطيع قال: لا استطعت!" ما منعه الا الكبر قال: فما رفعها الى فيه.

(صحیح مسلم:باب صفة اهل النار)

"حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھانے لگا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دائیں ہاتھ سے کھاؤ' کہنے لگا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (اللہ کرے) تو طاقت نہ رکھے' راوی فرماتے ہیں کہ: اسے رسول اللہ ﷺ کی بات قبول کرنے سے تکبر نے روکا تھا تو وہ آدمی اس ہاتھ کو اپنے منہ کی طرف نہ اٹھا سکا۔

عن حارثة بن وهب رضی الله عنه قال: سمعت رسول اللهﷺ يقول: "الا اخبر كم باهل النار؟ كل عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مستكبر"

(صحیح مسلم: باب صفة اهل النار)

"حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: "کیا میں تمہیں بتا نہ دوں کہ جہنمی کون ہے؟ ہر سرکش بخیل اور متکبر شخص جہنمی ہے۔"

عن ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه عن النبىﷺ قال: "احتجت الجنة والنار: فقالت النار: فى الجبارون والمتكبرون. وقالت الجنة: فى ضعفآء الناس ومساكينهم فقضى الله بينهما: انك الجنة رحمتى ارحم بك من اشآء ' وانك النار عذابى اعذب بك من اشآء ولكليكما على مِلؤُهَا.

(صحیح مسلم: باب صفة اهل النار)

"حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "جنت اور جہنم کا جھگڑا ہوا۔ جہنم کہنے لگی کہ میرے اندر سرکش اور متکبر لوگ ہوں گے اور جنت نے کہا مجھ میں کمزور اور مسکین لوگ ہوں گے' تو اللہ نے ان کے درمیان فیصلہ فرمایا کہ اے جنت تو میری رحمت ہے میں تیرے ذریعہ سے جس پر چاہوں رحم کروں اور اے دوزخ تو میرا عذاب ہے میں تیرے ذریعہ سے جسے چاہوں عذاب دوں اور تم دونوں کے بھرنے کا میں ذمہ دار ہوں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال: "لاینظر اللہ یوم القیامۃ الی من جر ازارہ بطرا. **(بخاری و مسلم: کتاب اللباس)**

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف رحمت کی نظر نہیں فرمائے گا جو اپنے تہبند یا شلوار کو غرور کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے گھسیٹتا ہوا چلے۔"

مفہوم :

۱۔ تکبر اور غرور بدترین عیب ہے جو ہر بھلائی کی جڑ کاٹ دیتا ہے۔

۲۔ بندوں میں بڑائی اور گھمنڈ ایک جھوٹ کے سوا کچھ نہیں ہے کیونکہ بڑائی اور عظمت صرف اللہ ہی کے لیے موزوں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ متکبر کبھی راہ راست نہیں پا سکتا وہ حق کے مقابلہ میں اپنے آپ کو بہتر تصور کرتا ہے۔

۳۔ جو لوگ کچھ قابل قدر خدمات یا دین کی خدمت کا کچھ کام سرانجام دیتے ہیں' تو شیطان ان کے دل میں یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ اب واقعی تم بڑی چیز بن گئے ہو اور جب اس قسم کا جذبہ پیدا ہو جائے تو پھر انکی اخلاقی تباہی کا آغاز ہو جاتا ہے۔

۴۔ اگر فی الواقع کسی نے کوئی بھلائی یا نیک کام کیا بھی ہو تو اس پر اللہ کا شکر گزار ہونا چاہیے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال ﷺ: "ثلاثۃ لایکلمھم اللہ یوم القیامۃ ولا یزکیھم ولا ینظر الیھم' ولھم عذاب الیم: شیخ زان وملک کذاب' وعآئل مستکبر.

(صحیح مسلم: کتاب الا یمان)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تین آدمی وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہ کلام کرے گا نہ ان کو پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف رحمت کی نظر کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا۔ بدکاری کرنے والا بوڑھا' جھوٹا بادشاہ اور تکبر کرنے والا فقیر۔"

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ: "العز ازارہ' والکبریآء رداء ہ' فمن ینازعنی عذبتہ. (صحیح مسلم: کتاب الایمان)

حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ "عزت میرا پہناوا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بڑائی میری چادر ہے پس جو کوئی یہ مجھ سے چھینے گا میں اسے عذاب دوں گا۔

مفہوم :

۱۔ جب عزت اور بڑائی خاص اللہ تعالیٰ کا حصہ ہیں۔ تو جب کوئی دوسروں کو حقیر و ذلیل خیال کرتا ہے اور خود عزیز اور بڑا بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کو پس پشت ڈال دیتا ہے تو گویا اللہ کے حق پر دست اندازی کر کے عذاب خرید تا ہے۔

۲۔ اس سے اوپر والی حدیث میں جن تین بد نصیب افراد کو دردناک عذاب کی وعید سنائی گئی ہے ان کے لیے گناہ کے ارتکاب کا کوئی ظاہری عذر اور مجبوری بھی نہیں ہے' ظاہر ہے کہ اس حالت میں وہی شخص گناہ کی جرات کر سکتا ہے جس کے دل میں ذرہ برابر بھی خوف خدا نہ ہو۔

عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول اللهﷺ قال: "بينما رجل يمشی فی خلة تعجبه نفسه مرجل راسه' يختال فی مشيته اذ خسف الله به فهو يتجلجل فی الارض الی يوم القيامة". **(بخاری و مسلم: كتاب اللباس)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضورﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں ایک آدمی جوڑا پہن کر خود پسندی کے ساتھ اور بالوں میں کنگھا کر کے مغرورانہ چال سے چلا جا رہا تھا کہ اچانک اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اب وہ قیامت تک دھنستا چلا جائے گا۔

عن سلمة بن الاكوع رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ : "لا يزال الرجل يذهب بنفسه حتی يكتب فی الجبارين فيصيبه ما اصابهم" (ترمذی: ابواب جهنم)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ رسول اللہﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ آدمی تکبر اختیار کیے رکھتا ہے یہاں تک کہ اس کا نام سرکش لوگوں کی فہرست میں لکھ دیا جاتا ہے پھر اسے وہی عذاب ہو گا جو غرور کرنے والوں کو ہوا کرتا ہے۔

مفہوم :

۱۔ انسان کا ظاہر اس کے باطن کی غمازی کرتا ہے' اگر اس کے اندر تکبر کے مرض کے جراثیم ہوں گے تو لازماً اس کی ظاہری شخصیت میں بھی اس کے اثرات ہوں گے۔

۲۔ اس حدیث میں تکبر کا انجام بتایا گیا ہے کہ ایسا شخص دنیا ہی میں سب کے سامنے نشان عبرت بن جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ تکبر کا بالآخر انجام اللہ کے قانون سے بغاوت اور سرکشی ہے۔

لباس اور رہائش میں زیب وزینت تکبر نہیں ہے :

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ: لایدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر فقال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنا' و نعلہ حسنا قال ان اللہ جمیل یحب الجمال' الکبر بطر الحق وغمط الناس. (صحیح مسلم: کتاب الایمان)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ایسا شخص داخل نہ ہو سکے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر اور غرور ہو گا' ایک آدمی نے دریافت کیا کہ: انسان پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو۔ اس کے جوتے اچھے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے' تکبر حق کے مقابلے میں اترانے اور لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔“

مفہوم :

۱۔ اگر کوئی شخص جائز حدود میں رہتے ہوئے اپنی حیثیت کے مطابق لباس اور رہائش میں زیب وزینت اختیار کرتا ہے تو اس پر کبر و نخوت کا الزام نہیں لگایا جا سکتا۔

۲۔ اس حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے تکبر کی حقیقت بھی بیان کر دی کہ تکبر تو حق کے مقابلہ میں اترانے' اپنے آپ کو بڑا سمجھنے اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔

۳۔ جب کوئی شخص دنیاوی لذتوں اور آسائشوں میں یا قوت واختیار کے نشہ میں اس طرح مدہوش ہو کہ وہ نہ اللہ کے حقوق کی پروا کرے اور نہ بندوں کے تو ایسے متکبر کا انجام گزشتہ احادیث میں بیان ہو چکا ہے۔

جھوٹ اور اس کا انجام :

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان الصدق یھدی الی البر و ان البر یھدی الی الجنۃ وان الرجل لیصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا وان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار وان الرجل لیکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا.

(بخاری و مسلم: کتاب الادب)

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”بے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شک سچائی نیکی کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ ایک آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور بے شک جھوٹ نافرمانی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور نافرمانی جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذاب لکھ دیا جاتا ہے"۔

عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما ان النبی ﷺ قال اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلة منھن کانت فیہ خصلة من نفاق حتی یدعھا اذا أوتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر. (بخاری و مسلم: کتاب الایمان)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص میں چار خصلتیں ہوں گی وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت پائی جائے اس میں نفاق کی ایک خصلت ہو گی جب تک اسے چھوڑ نہ دے' جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے' جب بات کرے تو جھوٹ بولے' جب عہد کرے تو توڑ ڈالے اور جب کسی سے جھگڑا ہو تو بدزبانی کرے۔

مفہوم :

۱۔ جھوٹ خلاف واقع بات کو کہا جاتا ہے اور سچ مطابق واقع بات کو کہتے ہیں۔

۲۔ جھوٹ کی وجہ سے آدمی کی شخصیت تباہ ہو کر رہ جاتی ہے اور ایسے شخص پر کوئی بھی اعتماد کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔

۳۔ جھوٹ منافقت ہی کی ایک بدترین شکل ہے کیونکہ یہ قول و فعل کے تضاد کا نام ہے۔

۴۔ جھوٹ نہ صرف یہ کہ بجائے خود گناہ ہے بلکہ بے شمار دوسرے گناہوں کا سبب بنتا ہے۔

جھوٹا خواب بیان کرنا :

عن ابن عباس رضی اللہ عنھما عن النبی ﷺ قال من تحلم بحلم لم یرہ کلف ان یعقد بین شعیر تین ولن یفعل ومن استمع الی حدیث قوم وھم لہ کارھون صب فی اذنیہ الانك یوم القیامة' ومن صور صورة عذب و کلف ان ینفخ فیھا الروح ولیس بنا فخ.

(صحیح بخاری: کتاب التعبیر)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "جو شخص ایسا خواب بیان کرے جو اس نے نہیں دیکھا تو اسے مجبور کیا جائے گا کہ جو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے اور وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا ہر گز نہ کر سکے گا۔ اور جو شخص ان لوگوں کی بات کی طرف کان لگائے جو اس کے سننے کو پسند نہ کرتے ہوں تو اس کے کانوں میں قیامت کے دن سیسہ ڈالا جائے گا اور جو شخص کسی جاندار کی تصویر بنائے تو اسے عذاب دیا جائے گا اور اس کو اس بات پر مجبور کیا جائے گا کہ اس میں روح پھونکے جب کہ وہ روح نہیں پھونک سکے گا"

عن ابن عمر رضی الله عنهما قال قال النبیﷺ افری الفری ان یری الرجل عینیه مالم تریا. (بخاری: کتاب التعبیر)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو انھوں نے نہیں دیکھی (وہ خواب بیان کرے جو اس نے نہیں دیکھا)"

مفہوم :

۱۔ جھوٹا خواب بیان کرنا جھوٹ ہی کی ایک گھناؤنی شکل ہے۔

۲۔ جھوٹا خواب بیان کرنے کے عموماً مختلف مذموم محرکات ہوتے ہیں مثلاً نمود و نمائش، اظہار دینداری اور عزت و شہرت وغیرہ۔

۳۔ اگر دو افراد کوئی راز کی بات کر رہے ہوں تو اس کی ٹوہ میں لگنا حرام ہے اور قیامت کے دن ایسے شخص کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا۔

۴۔ جاندار اشیاء کی تصویر بنانا حرام ہے۔

بلا تحقیق بات کہنے کی ممانعت :

عن ابی هریرة رضی الله عنه ان النبیﷺ قال کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ماسمع. (صحیح مسلم: مقدمه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہ بات کافی ہے کہ جو کچھ سنے (بلا تحقیق) اسے آگے نقل کر دے۔

عن سمره رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ من حدث عنی بحدیث یری انه کذب فهو احد الکاذبین. (صحیح مسلم: مقدمه)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف منسوب کر کے کوئی بات بیان کرے اور جانتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک ہے۔

عن اسمآء رضی اللہ عنھا ان امراۃ قالت. یا رسول اللہﷺ ان لی ضرۃ فھل علی جناح ان تشبعت من زوجی غیر الذی یعطینی؟ فقال النبیﷺ المتشبع بما لم یعط کلا بس ثوبی زور. **(صحیح بخاری: کتاب النکاح)**

حضرت اسماء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میری ایک سوکن ہے۔ اگر میں اس پر ظاہر کروں کہ خاوند مجھے بہت اہمیت دیتا ہے (حالانکہ) ایسا نہ ہو تو کیا مجھے گناہ ہوگا۔ تو نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ خلاف واقعہ کسی چیز کو ظاہر کرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہنتا ہے۔

مفہوم :

۱۔ ان احادیث میں بلا تحقیق بات نقل کرنے کی ممانعت ذکر کی گئی ہے۔

۲۔ یہاں ایک اصولی ہدایت ہے کہ جب کوئی اہمیت رکھنے والی خبر جس پر کوئی بڑا نتیجہ مرتب ہوتا ہو، تمہیں ملے تو اسے قبول کرنے سے پہلے یہ دیکھ لیا جائے کہ خبر لانے والا کیسا آدمی ہے، اس کی بات اعتماد کے لائق ہے یا نہیں۔

۳۔ اس حدیث کی بناء پر محدثین نے علم حدیث میں جرح و تعدیل کا فن ایجاد کیا ہے۔

۴۔ اگر کسی شخص کو معلوم ہے کہ محدثین نے فلاں حدیث کو "موضوع" یعنی خود ساختہ قرار دیا ہے تو یہ بتائے بغیر کہ "یہ حدیث صحیح نہیں ہے" دوسروں کو اسے بیان کرنے والا بھی جھوٹا اور گناہ گار ہے۔

۵۔ سوکن کا معاملہ تو ویسے بھی زیادہ نازک ہوتا ہے اس لیے انہیں تو اس معاملہ میں زیادہ خدا خوفی کا ثبوت دینا ہوگا۔

احسان جتلانے کی ممانعت :

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ عن النبیﷺ قال ثلاثۃ لا یکلمھم اللہ یوم القیامۃ ولا ینظر الیھم ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم قال فقراھا رسول اللہﷺ ثلاث مرار قال ابوذر خابوا وخسرو من ھم یا رسول اللہ؟ قال . المسبل والمنان والمنفق سلعتہ بالحلف الکاذب.

(صحیح مسلم: کتاب البیوع)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تین اشخاص ایسے ہیں کہ جن سے قیامت کے روز نہ تو اللہ کلام کریں گے اور نہ ان کی طرف نظر (رحمت) فرمائیں گے اور نہ انھیں پاک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے تین بار یہ کلمات ارشاد فرمائے۔ حضرت ابوذر نے عرض کی وہ تو نامراد گھاٹے میں ہوئے۔ (آخر) یارسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ تکبر سے تہبند یا شلوار کو لٹکانے والا' کوئی چیز دے کر احسان جتانے والا اور اپنا ساز و سامان جھوٹی قسم کھا کر فروخت کرنے والا۔

مفہوم :

۱۔ احسان اور نیکی کرنے کے بعد احسان جتلانا انتہائی گھٹیا ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے کیونکہ ایسا شخص اللہ سے کسی اجر اور ثواب کی امید نہیں رکھتا بلکہ دنیا ہی میں اس نیکی کا صلہ حاصل کرنا چاہتا ہے یعنی اس نے کسی عظیم مقصد کے پیش نظر یہ نیک کام نہیں کیا ہوتا ہے۔

۲۔ جھوٹی قسمیں کھانا بھی گناہ کبیرہ ہے۔

کسی مسلمان کی مصیبت پر خوشی منانے کی مذمت :

عن واثلة بن الاسقع رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لا تظهر الشماتة لا خيك فير حمه الله ويبتليك. (ترمذی: باب القيامة)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اپنے بھائی (کی مصیبت وتکلیف) پر خوشی نہ منا ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمادیں گے اور تم کو مصیبت میں ڈال دیں گے۔''

مفہوم :

۱۔ اگر کوئی شخص کسی ذاتی عداوت کی وجہ سے اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت پر خوشی مناتا ہے تو اس کا صلہ اسے اسی دنیا میں مل جاتا ہے اور وہ خود اس مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۲۔ مسلمان بھائی کی مصیبت پر خوشی منانے سے اخوت و محبت کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔

خود پسندی :

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: ثلث منجيات وثلث مهلكات فتقوى الله فی السر والعلانية والقول بالحق فی الرضا والسخط والقصد فی الفقر والغنی وأما المهلكات فهوى متبع وشح مطاع واعجاب المرء بنفسه وهی أشد هن. (بیهقی 'مشکوٰة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تین باتیں نجات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے والی اور تین باتیں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں' نجات دینے والی تین باتیں یہ ہیں (۱) کھلے اور چھپے اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا' (۲) خوشی اور ناخوشی (ہر صورت میں) حق بات کہنا اور (۳) ناداری ہو یا خوشحالی (ہر حالت میں) اعتدال کی راہ اختیار کرنا۔ ہلاکت میں ڈال دینے والی تین باتیں ہیں (۱) ایسی خواہش جس کا انسان غلام بن جائے (۲) ایسی حرص جس کو پورا کرنے پر انسان تُل جائے اور (۳) خود پسندی اور یہ بیماری ان تینوں میں زیادہ خطرناک ہے۔"

مفہوم :

۱۔ تقویٰ' ہر حال میں حق گوئی اور اعتدال و میانہ روی نہ صرف آخرت میں نجات کا باعث بنیں گی بلکہ ان اوصاف کی بدولت دنیا کی زندگی بھی خوشگوار گزرتی ہے اور اس قسم کی صفات سے متصف لوگ ان صفات کی برکات اور ثمرات اپنی آنکھوں سے دنیا میں بھی دیکھ لیتے ہیں۔

۲۔ جب انسان رب کا بندہ بننے کے بجائے بندۂ نفس بن جائے' دنیا پرست بن جائے اور اپنی تعریف سن کر اس کا نفس موٹا ہوتا ہو تو وہ یقیناً تباہ و برباد ہو گیا۔

۳۔ انسان کا اپنے علم' دولت جسمانی توانائی یا زہد و تقویٰ پر اترانا ایک ایسا اخلاقی مرض ہے جس میں مبتلا ہو کر انسان اس طرح خود فریبی میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ نہ تو اسے اپنی غلطی کا احساس ہوتا ہے اور نہ اس میں حق اور سچائی کے لیے کوئی تڑپ پیدا ہوتی ہے۔

خود پسندی سے بچنے کا طریقہ :

عن المقداد رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ: اذا ر أیتم المدا حین فاحثوا فی وجوھھم التراب (صحیح مسلم: کتاب الزھد)

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم مدح سرائی کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں خاک بھر دو۔"

مفہوم :

۱۔ اس حدیث میں خوشامد اور چاپلوسی کی مذمت ہے۔

۲۔ منہ میں خاک جھونکنے سے مراد یہ ہے کہ چاپلوسی کا جو مذموم مقصد ہے اس میں ان کو ناکام بنا دو تاکہ اس اخلاقی مرض کا خاتمہ ہو سکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود پسندی سے بچنے کے لیے اللہ سے مدد طلب کرنا :

عن عدی قال کان الرجل من اصحاب النبیﷺ اذا زکی قال اللھم لا توا خذنی بما یقولون واغفرلی مالا یعلمون. (الادب المفرد' باب مایقول الرجل اذازکی)

حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں کہ صحابہ میں سے کسی کی منہ در منہ تعریف کی جاتی تو وہ کہہ دیتے ''اے اللہ! جو یہ لوگ کہتے ہیں اس پر میری گرفت نہ کرنا اور جو (میری کمزوریاں) یہ جانتے نہیں ان کو معاف فرمانا''۔

مفہوم :

۱۔ انسان اپنی تعریف سن کر عموماً غرور اور خود پسندی میں مبتلا ہو جاتا ہے اس لیے صحابہ کرام ایسے موقع پر اس شر سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور دست بہ دعا ہو جاتے تھے۔

۲۔ مواخذہ سے بچنے کی دعا کے ساتھ اپنی خامیوں اور کمزوریوں کی طرف بھی متوجہ ہونا چاہیے اور اپنا محاسبہ بھی کرتے رہنا چاہیے تاکہ نفس موٹا نہ ہونے پائے۔

شہرت پسندی :

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہﷺ: من لبس ثوب شھرۃ فی الدنیا ألبسہ اللہ ثوب مذلۃ یوم القیامۃ. (ابو داوٗد: کتاب اللباس)

۱۔ شہرت اور نمائش کا لباس دو قسم کا ہو سکتا ہے۔

ا۔ رئیسوں اور مالداروں کا زرق برق' بھڑکیلا لباس پہنا جائے تاکہ اس طریقے سے عوام کے دلوں پر اپنی وجاہت اور سرداری کا سکہ جمایا جا سکے۔

ب۔ مذہبی پیشواؤں' راہبوں اور تارک الدنیا درویشوں جیسا لباس پہن کر دینی تقدس اور روحانی پاکبازی باور کرانے کی کوشش کی جائے۔

۲۔ ایک اسلامی معاشرہ میں نہ تو مالدار طبقہ کے لیے کسی مخصوص لباس کی گنجائش ہے اور نہ ہی ایسے مذہبی طبقہ کا وجود گوارا کیا جا سکتا ہے جو اپنے مخصوص لباس کو روحانی تقدس کے اظہار کا ذریعہ بنائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوحہ کرنا:

عن ابی بردة قال وجع ابو موسی فغشی علیه وراسه فی حجر امراته من اهله فاقبلت تصیح برنة فلم یستطع أن یردعلیها شیئا فلما افاق قال انا بریٔ ممن بریٔ منه رسول الله ﷺ ان رسول الله ﷺ بریٔ من الصالقة والحالقة والشاقة. (بخاری و مسلم: کتاب الجنائز)

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ بیمار ہو گئے اور ان پر غشی طاری ہو گئی۔آپ کا سر ان کی بیوی کی گود میں تھا وہ چیخ چیخ کر رونے لگیں' آپ منع نہ کر سکے جب افاقہ ہوا تو فرمایا میں اس شخص سے بیزار ہوں جس سے رسول اللہ ﷺ بیزار ہوئے۔بے شک رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے بیزاری کا اظہار فرمایا جو نوحہ کرے' مصیبت کے وقت سر منڈائے اور گریبان چاک کرے۔

عن المغیرة بن شعبة رضی الله عنه قال سمعت رسول الله ﷺ یقول من نیح علیه فانه یعذب بما نیح علیه یوم القیامة. (بخاری و مسلم: کتاب الجنائز)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا شخص پر نوحہ کیا جائے تو قیامت کے دن اس پر نوحہ کی وجہ سے عذاب ہوگا۔

عن ام عطیة نسیبة رضی الله عنها قالت اخذ علینا رسول الله ﷺ عند البیعة ان لا ننوح. (بخاری و مسلم: کتاب الجنائز)

حضرت ام عطیہ نسیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیعت کے وقت ہم سے یہ عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی۔

عن النعمان بن بشیر رضی الله عنهما قال اغمی علی عبد الله بن رواحة رضی الله عنه فجعلت اخته تبکی واجبلاه واکذا واکذا تعدد علیه فقال حین افاق ماقلت شیئا الا قیل لی انت کذلك؟ (صحیح بخاری: کتاب الجنائز)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوئی تو آپ کی بہن روتے ہوئے کہہ رہی تھیں اے پہاڑ افسوس' وغیرہ وغیرہ ان کی خوبیاں بیان کر رہی تھیں جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا کہ تو نے جو کچھ کہا تھا تو مجھے طعنہ دیا جاتا تھا کہ کیا تو ایسا ہی ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم :

۱۔ نوحہ سے مراد کسی کے مرنے پر یا مصیبت کے موقع پر چیخ چیخ کر رونا' گریبان چاک کرنا اور بال نوچنا وغیرہ ہے۔

۲۔ نوحہ کرنا جاہلیت کا طریقہ ہے۔

۳۔ اسلام دین فطرت ہے' اس نے غم اور خوشی کے بھی ایسے آداب سکھائے ہیں جو انسانی فطرت کے بالکل عین مطابق ہیں انسان کے جسم کا خالق و مالک اللہ ہے اور وہ اس کی امانت ہے' جب چاہے اسے واپس لے سکتا ہے اس لیے انسان کو اللہ تعالیٰ سے گلے شکوے کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ بلکہ ایک مسلمان کا طرز عمل مصیبت کے وقت صبر اور خوشی کے موقع پر شکر کا ہونا چاہیے۔

نوحہ کرنے اور دل کے غم میں فرق :

عن ابن عمر رضی الله عنهما قال اشتکی سعد بن عبادة رضی الله عنه شکوی فاتاه رسول اللهﷺ یعوده مع عبدالرحمن بن عوف و سعد بن ابی وقاص و عبدالله بن مسعود فلما دخل علیه وعیثة فقال أقضی؟ فقالوا لا یا رسول الله فبکی رسول اللهﷺ فلما رای القوم بکا النبیﷺ بکوا فقال الا تسمعون؟ ان الله لا یعذب بد مع العین ولا بحزن القلب ولکن یعذب بهذا فأشار الی لسانه) او یرحم. (بخاری و مسلم: کتاب الجنائز)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہوئے تو ان کے پاس رسول اللہ ﷺ بیمار پرسی کے لیے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تشریف لائے پس جب ان کے پاس پہنچے تو انھیں بے ہوشی کی حالت میں پایا۔ آپ نے دریافت کیا' کیا انتقال کر گئے؟ کہنے لگے نہیں یا رسول اللہ ﷺ' تو رسول اللہ ﷺ اشکبار ہو گئے' جب لوگوں نے آپ کو روتے دیکھا تو ان پر بھی گریہ طاری ہو گیا' آپ نے فرمایا کہ تم سنتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ تو آنکھ کے آنسو کے سبب عذاب دیتا ہے اور نہ دل کے غم کے سبب' اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا وہ تو اس وجہ سے عذاب دیتا ہے یا رحم فرماتا ہے۔

مفہوم :

۱۔ اس حدیث میں نبی ﷺ نے نوحہ کرنے اور فطری صدمہ کے درمیان واضح طور پر فرق بتا دیا ہے۔

۲۔ اپنے عزیز ترین رشتہ دار کے فراق کی وجہ سے آنکھوں کا اشکبار ہونا اور دل کا غم ایک فطری اور طبعی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقاضا ہے جس سے اسلام نے منع نہیں کیا ہے بلکہ نوحہ کرنے سے منع کیا ہے جو بالکل الگ چیز ہے۔

۳۔ زبان کی طرف اشارہ سے مراد یہ ہے کہ زور زور سے چیخنا بین کرنا اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دینا ہے۔

بخل اور تنگ دلی :

عن جابر رضی الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات يوم القيامة، واتقو الشّح فان الشّح أهلك من كان قبلكم حملهم أن سفكوا دماء هم، واستحلوا محارمهم. (صحیح مسلم: کتاب البر)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ظلم سے بچو کیونکہ ظلم (کا نتیجہ) قیامت کے دن تاریکیاں ہے اور حرص وبخل سے بچو کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو اس حرص نے خون ریزی اور اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھنے پر مجبور کیا تھا۔

مفہوم :

۱۔ بخل اور تنگ دلی زر پرستی اور دنیا پرستی کی علامات ہیں۔

۲۔ ایک مادہ پرست انسان کی ذہنیت یہ ہوتی ہے کہ جو کچھ اس نے کمایا ہے وہ سب اس کی محنت وصلاحیت کا نتیجہ ہے اس لیے اس میں دوسرے نادار اور غریب لوگوں کا کوئی حق نہیں ہے۔

۳۔ بخل کا انجام تباہی ہے۔

عن ابن عباس قال سمعت رسول اللهﷺ يقول: ليس المؤمن بالذى يشبع وجاره جائع الى جنبه. (بیهقی : کتاب الایمان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بات فرماتے سنا ہے: مومن وہ نہیں ہے جو خود پیٹ بھر کر کھائے حالانکہ پڑوس میں اس کا ہمسایہ بھوکا ہو۔

حرص :

عن عمرو بن عوف قال قال رسول اللهﷺ: فوالله لا الفقر أخشى عليكم ولكن أخشى عليكم أن تبسط عليكم الدنيا كما بسطت على من كان قبلكم فتنا فسوها كما تنا فسوها فتهلكم كما أهلكتهم. (متفق علیه: کتاب الرقاق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے تم پر فقر و ناداری کا زیادہ اندیشہ نہیں ہے' بلکہ مجھے اندیشہ اس بات کا ہے کہ تم پر دنیاوی مال و متاع کے دروازے کھول دیئے جائیں گے جس طرح کہ تم سے پہلے والوں پر کھول دیئے گئے تھے' پھر تمہیں دنیا کی چاٹ اسی طرح لگ جائے گی جس طرح کہ تم سے پہلے والوں کو لگی تھی' نتیجتاً دنیا تمہیں بھی اسی طرح تباہ کر دے گی جس طرح کہ اگلوں کو تباہ کیا تھا۔

مفہوم:

۱۔ اسلام کی تعلیم اعتدال اور میانہ روی کی ہے۔ نہ تو راہبوں کی طرح دنیا سے کنارہ کش ہونا چاہیے اور نہ ہی مال و دولت میں اس قدر انہماک ہونا چاہیے کہ زندگی کا اصل مقصد ہی فوت ہو جائے۔

۲۔ اس روایت میں دولت کی بہتات کو فقر و فاقہ سے زیادہ خطرناک قرار دیا گیا ہے کیونکہ فقر و فاقہ کے غلط اثرات محدود ہوتے ہیں اور فقر کی حالت میں ایسا فاسقانہ نظام نہیں پنپ سکتا جو دولت کی بہتات کی شکل میں پروان چڑھتا ہے اور تہذیب و اخلاق کی تمام بنیادوں کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔

۳۔ یہی وجہ ہے کہ خوشحالی کا فتنہ افراد اور قوموں کے لیے ہمیشہ تباہ کن ثابت ہوا ہے۔

تصنع اور نقالی:

عن ابن عباس قال قال النبیﷺ: لعن اللہ المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهين من النساء بالرجال. **(بخاری: باب الترجل)**

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے مردوں پر لعنت کرتا ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ایسی عورتوں پر لعنت کرتا ہے جو مردوں کا روپ دھارنا چاہتی ہیں۔

مفہوم:

۱۔ عورتوں کے لیے مردوں جیسا حلیہ اختیار کرنے یا مردوں کے لیے عورتوں جیسا حلیہ اختیار کرنے کی ممانعت ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت میں جو طبعی فرق رکھا ہے اسے مٹانے کی کوشش **"تغیر بخلق اللہ"** یعنی اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کے مترادف ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت ناپسندیدہ چیز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ ایسے لوگ اللہ کی رحمت سے محروم ہونگے۔

۴۔ لعنت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہونا ہے۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: لعن رسول اللہﷺ الرجل یلبس لبس المرأۃ والمرأۃ تلبس لبسۃ الرجل. (ابو داوٗد - نسائی: کتاب اللباس)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے اس مرد پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کا لباس پہنتی ہے۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ أتی رسول اللہ بمخنث قد خضب یدیہ ورجلیہ بالحناء، فقال رسول اللہ مابال ہذا؟ قالوا : یتشبہ، بالنساء، فأمربہ فنفی الی النقیع، فقیل یا رسول اللہﷺ ألا نقتلہ؟ فقال إنی نہیت عن قتل المصلین: (ابو داوٗد: کتاب الادب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان فرماتے ہیں کہ: نبی ﷺ کے پاس ایک مخنث (ہیجڑا) لایا گیا جس نے اپنے ہاتھوں اور پیروں پر مہندی لگا رکھی تھی، آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیسا آدمی ہے اور مہندی کیوں لگائی ہے، لوگوں نے بتایا کہ عورتوں کے مشابہ بننے کے لیے اس نے مہندی لگائی ہے، چنانچہ آپ ﷺ کے حکم سے اسے مدینہ سے نکال کر مقام نقیع میں بسایا گیا، بعض لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! کیا ہم اسے قتل نہ کردیں، آپ ﷺ نے فرمایا مجھے نماز پڑھنے والوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

مفہوم :

۱۔ اسلام مسلم سوسائٹی میں ایسے لوگوں کو برداشت نہیں کرتا جو اپنے طرز عمل سے ساری سوسائٹی کی اخلاقی تباہی کا باعث بنیں۔

۲۔ نماز پڑھنے والوں سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہے اور فسق و فجور کا ارتکاب بھی کرتا ہے تو اسے قتل نہیں کیا جاسکتا ہاں اس کو دیگر تعزیری سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

اسراف و تعیش :

عن ابن عمر أن النبی ﷺ قال: من شرب فی اناء ذہب اوفضۃ اواناء فیہ شیٔ من ذالک فانما یجرجر فی بطنہ نار جہنم. (الدار قطنی، باب الاشربۃ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے سونے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاندی کے برتن میں یا ایسے برتن میں جس میں ان دونوں میں سے کسی کی ملاوٹ ہو' پانی پیا تو وہ درحقیقت اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈال رہا ہے۔

مفہوم :

۱۔ حدیث میں ان برتنوں میں صرف پینے کا ذکر ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس سے کھانے پینے اور برتنے کی وہ تمام چیزیں مراد ہیں جن سے امیرانہ ٹھاٹ باٹ ظاہر ہو۔

۲۔ اسلام عجمی تکلفات اور سرمایہ دارانہ مظاہر سے اسلامی سوسائٹی کو پاک رکھنا چاہتا ہے۔

عن جابر رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ ﷺ قال له فراش للرجل وفراش لا مرأته والثالث للضيف والرابع للشيطان. **(مسلم: كتاب اللباس)**

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا : گھر میں ایک بستر صاحب خانہ کے لیے ہوتی ہے' ایک بستر اس کی بیوی کے لیے ہوتا ہے' تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کے لیے۔

مفہوم :

۱۔ گھر میں بقدر ضرورت فرنیچر اور سامان ہونا چاہیے۔

۲۔ شاہانہ ٹھاٹ باٹ کی غرض سے فرنیچر اور گھر کے سامان کی بہتات شیطانی طرز عمل ہے۔

۳۔ اس روایت میں بستروں کی معین تعداد بتانا مقصود نہیں ہے بلکہ اس ذہنیت پر ضرب لگانا مقصود ہے جس سے عیش پسندانہ اور مسرفانہ زندگی وجود میں آتی ہے۔

عن عبداللہ بن عمرو بن العاص أن النبی ﷺ مر بسعد وھو يتوضاء فقال ما هذا السرف يا سعد ' قال أفي الوضوء سرف؟ قال نعم وان كنت على نهر جار.

(مسند احمد' مرویات عبداللہ ابن عمرو)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ وضو کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا : اے سعد! یہ کیا فضول خرچی کر رہے ہو؟ سعد نے عرض کیا : کیا وضوء میں بھی فضول خرچی ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا : ہاں خواہ تم بہتے دریا کے کنارے ہی کیوں نہ بیٹھے ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم :

۱۔ بعض حالات میں اسراف مضر اثرات نہ بھی رکھتا ہو لیکن مسرفانہ ذہنیت پر بند باندھنے کے لیے اس سے بھی اجتناب ضروری ہے۔

۲۔ اسلام نے زندگی کے ہر معاملہ میں اعتدال اور میانہ روی کی تعلیم دی ہے خواہ اس کا تعلق معاملات سے ہو یا عبادات سے' کیونکہ افراط و تفریط سے زندگی سے توازن ختم ہو جاتا ہے۔

دولت اور پراگندہ حالی۔ناشکری ہی کی ایک شکل ہے :

عن ابی الاحوص عن ابیه قال اتیت رسول اللهﷺ وعلی ثوب دون' فقال لی الك مال؟ فقلت نعم' قال من ای المال؟ قلت من کل المال' قد اعطانی الله من الابل والبقر والغنم والخیل والرقیق' قال فاذا اتاك مالاً فلیر اثر نعمة الله علیك وکرامته.

(مسند احمد: مرویات ابو الاحوص)

ابو الاحوصؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں' ان کے والد نے کہا کہ میں حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس وقت میرے جسم کے کپڑے معمولی اور گھٹیا تھے' آپﷺ نے پوچھا: "کیا تمہارے پاس مال ہے"؟ میں نے کہا: "ہاں" آپﷺ نے پوچھا: "کس طرح کا مال ہے"؟ میں نے کہا: "ہر طرح کا مال اللہ نے مجھے دے رکھا ہے' اونٹ بھی ہیں' گائیں بھی ہیں' بکریاں بھی ہیں' گھوڑے بھی ہیں اور غلام بھی ہیں" آپﷺ نے فرمایا: "جب اللہ نے مال دے رکھا ہے تو اس کے فضل و احسان کا اثر اور نشان تمہارے جسم پر ظاہر ہونا چاہیے تھا"۔

مفہوم :

۱۔ مطلب یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے سب کچھ دے رکھا ہے تو اپنی حیثیت کے مطابق کھاؤ پہنو' یہ کیا کہ آدمی کے پاس گھر میں ہونے کو تو سب کچھ ہو لیکن حالت ایسی بنائے رکھے کہ گویا وہ نہایت خستہ حال ہے۔

۲۔ مصنوعی خستہ حالی نہایت بری عادت ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری ہے۔

غیر ذمہ دارانہ باتیں :

قال رسول اللهﷺ ان العبد لیتکلم بالکلمة من رضوان الله لا یلقی لها بالا یرفع الله

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یھا درجات وان العبد لیتکلم بالکلمة من سخط الله لا یلقی لھا بالا یھوی بھافی جھنم

(بخاری: کتاب الرقاق)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ ایک بات اپنی زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی خوشنودی کی بات ہوتی ہے' بندہ اس کا خیال نہیں کرتا (یعنی اس کو اہمیت نہیں دیتا) لیکن اللہ اس بات کی بدولت اس کے درجے بلند کرتا ہے۔ اسی طرح آدمی اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی بات زبان سے لاپروائی کے ساتھ نکالتا ہے جو اسے جہنم میں گرادیتی ہے۔"

مفہوم:

۱۔ نبی ﷺ کے اس ارشاد کا منشا یہ ہے کہ آدمی زبان کو بے لگام نہ چھوڑے' جو کچھ بولے سوچ کر بولے۔

۲۔ ایسی بات زبان سے نہ نکالے جو جہنم میں لے جانے والی ہو۔

بے مروتی کا جواب بے مروتی نہیں ہے:

عن ابی الاحوص الجشمی عن ابیه قال قلت یا رسول الله ارأیت ان مررت برجل فلم یقرنی ولم یضفنی ثم مربی بعد ذالك اقریه ام اجزیه قال بل اقره .(رواه الترمذی. باب الضیافة)

"ابو الاحواص جشمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ: اگر میں کسی شخص کے پاس سے گزروں اور وہ میری ضیافت و مہمانی کا حق ادا نہ کرے اور کچھ عرصے کے بعد اس کا گزر میرے پاس سے ہو تو کیا میں اس کی مہمانی کا حق ادا کروں یا اس (کی بے مروتی اور روکھے پن) کا بدلہ لے لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں' بلکہ تم اس کی مہمانی کا حق ادا کرو۔"

زبان و شرمگاہ کی حفاظت:

عن سھل بن سعد رضی الله عنه قال رسول الله ﷺ: من یضمن لی ما بین لحییه وما بین رجلیه اضمن له الجنة. **(بخاری: کتاب الرقاق)**

سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر کوئی شخص مجھے اپنی زبان اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ضمانت دے دے تو میں اس کے لیے جنت کی ضمانت لے لوں گا۔"

مفہوم:

۱۔ زبان اور شرمگاہ انسان کے جسم میں یہ دو نازک اور کمزور مقام ہیں جہاں سے شیطان کو حملہ کرنے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑی آسانی ہے' زیادہ تر گناہ ان ہی دونوں سے ہوتے ہیں۔

۲۔ اگر کوئی شخص ان دونوں مقامات کے بارے میں ہمیشہ محتاط رہتا ہے تو نبی ﷺ نے اس شخص کو جنت کی خوشخبری دی ہے۔

عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ والمھاجر من ھجر مانھی اللہ عنہ۔

(بخاری و مسلم: کتاب الایمان)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (کامل) مسلمان تو وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں اور مہاجر وہ ہے جو وہ کام چھوڑ دے جن سے اللہ تعالٰی نے منع فرمایا ہے۔

عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من احب ان یزحزح عن النار و ید خل الجنۃ فلتاتہ منیتہ وھو یؤمن باللہ والیوم الاخر ولیأت الی الناس الذی یحب ان یؤتی الیہ۔

(مسلم: کتاب الایمان)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اس بات کو محبوب رکھتا ہے کہ اسے دوزخ کی آگ سے دور رکھا جائے تو چاہیے کہ اس کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ وہ برتاؤ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ

پسندیدہ صفات کی طرح ناپسندیدہ صفات کی بھی ایک طویل فہرست ہے، جن میں تکبر و غرور، بخل، عیب جوئی، چغل خوری، خیانت، جھوٹ، فحش کلامی، خود پسندی، شہرت طلبی، تنگ نظری، تنگ ظرفی، حرص و طمع، تصنع و نقالی، اسراف و تکلف، مایوسی اور پست ہمتی، غیبت، کینہ و حسد، وعدہ خلافی، رشوت، نفاق، حیلہ سازی او عصبیت وغیرہ شامل ہیں۔

اگر ان برائیوں کو پرورش پانے کا موقع دیا جائے تو یہ نہایت تباہ کن ثابت ہوتی ہیں۔ شیطان انھی ہتھیاروں سے خیر کی راہ روکنے۔ انسانی کوششوں کو بھلائی سے برائی کی طرف موڑنے اور معاشرے میں فساد ڈلوانے کا کام لیتا ہے۔

۱۔ تکبر و غرور اور خود پسندی:

یہ بدترین قسم کا عیب ہے۔ یہ سراسر ایک شیطانی جذبہ ہے۔ اس لیے کہ بڑائی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہی ہے۔ بندے کا کام اللہ تعالیٰ کی بندگی اور ایک وفادار غلام کی طرح اس کے سامنے تواضع و انکساری کا اظہار ہے۔ بندوں میں بڑائی کا گھمنڈ ایک جھوٹ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اس مریض کو کبھی راہ راست کی طرف ہدایت اور توفیق نہیں ملتی۔ اس کا نتیجہ یہ بھی ہوتا ہے کہ خلق خدا کے ساتھ برتاؤ میں اس سے تکبر کا جتنا جتنا اظہار ہوتا جاتا ہے اتنی ہی اس کے خلاف نفرت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ اس مرض کا علاج احساسِ بندگی اور محاسبہء نفس سے ممکن ہے۔ جب ہر وقت یہ احساس تازہ اور زندہ رہے کہ بندے کا مقام عجز و نیاز کے سوا کچھ نہیں۔ جو کچھ اسے ملا ہے یہ سب محض اللہ کا فضل ہے۔ فخر کا نہیں شکر کا مقام ہے۔ اسی طرح اگر اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں، گناہوں اور قصوروں پر نگاہ ہو تو کبھی بھی انسان خود پسندی اور خود پرستی کے مرض کا شکار نہیں ہو سکتا۔

۲۔ جھوٹ بولنا گناہِ کبیرہ ہے:

جھوٹ بولنا گناہ کبیرہ ہے، جو دروغ گو کو لوگوں کی نظروں میں ذلیل و خوار اور بے اعتبار بنا دیتا ہے۔ احادیث میں جھوٹ کی بار بار شدت کے ساتھ مذمت کی گئی ہے اور اس سے بڑی سختی کے ساتھ روکا گیا ہے۔ اس جھوٹ کا دنیوی نقصان تو یہ ہے کہ ایسے شخص کی گفتگو اور کردار پر کوئی بھی اعتماد نہیں کرتا۔ جھوٹ کا سلسلہ کبھی ختم بھی نہیں ہوتا، کیونکہ بسا اوقات ایک جھوٹی بات کو درست ثابت کرنے کے لیے بے شمار جھوٹی باتیں گھڑنی پڑتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا علاج صرف یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہی کا احساس ہر وقت تازہ رہے' وقتی فائدے کے بجائے اخروی فائدہ پر نگاہ ہو اور جھوٹ سے بچنے کے لیے بار بار اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کرنا چاہیے۔

۳۔ حرص:

حرص کی تین قسمیں ہیں (۱) دولت کی حرص (۲) منصب و ریاست کی حرص (۳) شہرت کی حرص۔ ان سب میں دولت کا لالچ ایک عجیب بلا اور خطرناک بیماری ہے جو نفس انسانی کو ہر آرام و راحت سے محروم کر دیتی ہے۔ اور "مال" اور "دولت" کی حرص اس وقت تک جاری رہتی ہے جب تک انسان اور اس کی خواہشوں کے درمیان قبر کی مٹی حائل نہیں ہو جاتی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "**اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ○ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ○**" (التکاثر ۱۰۲: ۱۔۲) "تم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا حاصل کرنے کی دھن نے غفلت میں ڈال رکھا ہے یہاں تک کہ (اسی فکر میں) تم لبِ گور تک پہنچ جاتے ہو۔" حکومت و ریاست کی حرص کی بھی کوئی انتہاء نہیں ہے۔ انسان جو کچھ حاصل کر لیتا ہے' ہر بار اس سے بلند تر منصب کے حصول کے لیے "جائز و ناجائز" کی تمیز ترک کر کے قدم اٹھاتا ہے۔ کوئی عہدہ پھر وزارت پھر ساری مملکت کی فرماں روائی اور پھر ساری دنیا پر چھا جانے کی تمنا اور پھر معاذ اللہ خدائی کی تمنا۔۔۔۔ فرعونیت اس کے سوا کیا ہے؟ اس کا علاج انفاق فی سبیل اللہ' اخلاص وللّٰهیّت' خدا خوفی اور اخلاص میں ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ سے زر پرستی کی ذہنیت ختم ہو جاتی ہے۔ اخلاص اور خوف خدا کی وجہ سے منصب اور عہدوں کی نازک ذمہ داریوں کی حرص سے بچا جا سکتا ہے۔

۴۔ احسان جتلانے کی ممانعت:

احسان جتلانا انتہائی پست ذہنیت کی علامت ہے' کیونکہ ایسا شخص اپنی نیکی کا صلہ آخرت کے بجائے دنیا ہی میں حاصل کرنا چاہتا ہے۔ جو شخص حیات اخروی کا قائل ہی نہ ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ کوئی نہیں ہے جس کے سامنے مجھے اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی ہے اس کا معاملہ تو دوسرا ہے' وہ تو لازماً اپنے ہر عمل کا صلہ دنیا ہی میں لینا چاہے گا' لیکن جسے یقین ہے کہ ایک دن اسے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اور اپنے اعمال کے مطابق جزا و سزا بھی پانی ہے' پھر بھی اس کا طرز عمل ایک مادہ پرست اور دنیا پرست کی طرح ہو تو اسے فوراً اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کرنا چاہیے کیونکہ اندیشہ ہے کہ کہیں ایمان اور عقیدے کی یہ کمزوری تباہ کن ثابت نہ ہو' ایک سچے مومن کا عمل ہمیشہ اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لیے ہوتا ہے۔ وہ کسی کے ساتھ نیکی کا بر تاؤ کرتا ہے تو ہر قسم کی ستائش سے بے نیاز اور صلہ سے بے پرواہ ہو کر کرتا ہے۔

پاکیزہ سیرت و کردار کے لیے ضروری ہے کہ ان اخلاقی امراض سے دامن بچایا جائے' اس سے دنیا کی زندگی بھی خوشگوار گزرے گی اور آخرت میں اللہ کی رضا اور خوشنودی بھی حاصل ہو گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان خطرناک اخلاقی بیماریوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مراجع

یونٹ نمبر 15

۱۔	اصلاحی صدرالدین،	حقیقت نفاق،	اسلامک پبلی کیشنز، لاہور	۱۹۸۷ء
۲۔	البخاری، محمد بن اسماعیل،	الجامع الصحیح،	دارالفکر بیروت	۱۹۸۱ء
۳۔	ترمذی، محمد بن عیسیٰ	سنن ترمذی،	مکتبہ مصطفیٰ الباب...... قاہرہ	۱۹۳۷ء
۴۔	عمرپوری، عبدالغفار حسن،	انتخاب حدیث،	اسلامک پبلی کیشنز، لاہور	
۵۔	مسلم، مسلم بن حجاج،	صحیح مسلم،	دارالحدیث، قاہرہ	۱۹۹۱ء
۶۔	ندوی، جلیل احسن،	زادراہ،	ادارہ ترجمان القرآن، لاہور	
۷۔	ندوی، جلیل احسن،	راہ عمل،	ادارہ ترجمان القرآن، لاہور	
۸۔	ندوی، جلیل احسن،	سفینہ نجات	ادارہ ترجمان القرآن، لاہور	
۹۔	نعمانی، محمد منظور	معارف الحدیث،	دارالاشاعت، کراچی	
۱۰۔	نووی، محی الدین ابوزکریا بن شرف،	ریاض الصالحین،	مکتبہ مدنیہ، لاہور	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ